۱۹۲۸ء

عرضِ احسن

بآستانہ نبوت کبریٰ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام

مولانا سید مناظر احسن گیلانی مرحوم کی ایک درد انگیز نظم حضرت مرحوم کے تعارفی نوٹ کے ساتھ

کبھی کبھی رات کی تاریکی میں جہاز کی آخری بالائی سطح پر تنہا چلا جاتا، سامنے سمندر کا پانی اور جگمگاتے تاروں سے بھرے ہوئے آسمان کا سناٹے کے اس عجیب و غریب وقت میں نظارہ، جہاز بڑھتا جا رہا تھا، اس خطۂ پاک سرزمین کی طرف بڑھتا جا رہا تھا، دل کی گہرائیوں سے جس کے متعلق رہ رہ کر آواز آتی تھی ؎

فرخا شہرے کہ تو باشی دراں   اے خنک شہرے کہ تو باشی دراں
وائے امروزم خوشا فردائے من   مسکن یارست شہر شاہ من (اقبالؒ)

برادر عزیز سلمہ اللہ تعالیٰ کا یاد دلایا ہوا "پیغام" دماغ کی سطح پر پہنچ کر مچلنے لگا۔ بے ساختہ زبان سے مصرعے نکلنے لگے، ابتداء تو مادری زبان اردو ہی سے شروع ہوئی، اس کے بعد فارسی مصرعوں کا زور بندھا، نیچے اتر آیا، روشنی میں قلمبند کرنے لگا، خاتمہ عربی کے چند مصرعوں پر ہوا۔ "عرضِ احسن" کے نام سے یہی نظم موسوم ہوئی اور پیش کرنے کے لئے "تحفۂ درویش" تیار ہو گیا۔—

—مسلمانانِ عالم کے حالِ زار کو ایک نظم کی صورت میں قلمبند کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہوئے اس کی توفیق بھی اس کو میسر آئی، کہ جہاں عرض کرنا چاہتا تھا عرض کرنے کا موقع عطا فرمایا گیا۔—

—(مناظر احسن گیلانی)—

ہر ایک سے ٹکرا کر   ہر شغل سے گھبرا کر   ہر فعل سے شرما کر   ہر کام سے بچتا کر
آمد بدرت بنگر

اے خاتم پیغمبر   یا قاسم کلکوثر   اے سرور ہر سرور   اے رہبر ہر رہبر
اے آنکہ توئی افسر   ہر کہتر و ہر مہتر   فی المبدء والمحشر   اے ہستی تو محور
للاکبر و الاصغر   اے طلعت تو مظہر   للاول والآخر   اے رحم جہاں پرور
آقائے کرم گستر   آمد بدرت بنگر

امروز چہ جہانے　ناکارہ و نادانے　آلودۂ عصیانے　آغشتہ دامانے
بازیچۂ شیطانے　از کردہ پشیمانے
آمد بدرت بنگر　نے مونس و نے یاور
نے ساز نہ سامانے　نے علم نہ عرفانے　نے دین نہ ایمانے　نے فضل نہ احسانے
از خانۂ ویرانے　وز کلبۂ احزانے　وز مجلس و زندانے　ناشکری و کفرانے
آمد بدرت بنگر　کالعاثر[1] والمضطر
با چاک گریبانے　با سینۂ بریانے　با دیدۂ گریانے　با اشک فراوانے
با نالۂ و فغانے　با شورش پنہانے　با دانش حیرانے　با عقل پریشانے
در صورت غلطانے　در گریہ درمانے　خواہد ز تو فرمانے　پروانۂ غفرانے
آمد بدرت بنگر　البائس والمعتر
شاہا تو بمن منگر　بر رحمت خود بنگر　انصاف تو کن آخر　غیر از تو مرا دیگر
من ناظر والناصر　والشافع و مستغفر
تو جنبش[2] رحمانی　تو سایۂ یزدانی　تو شاہد ربّانی　تو جلوۂ سبحانی
تو مرکز اعیانی　تو جوہر فردانی　تو مبدء اکوانی　تو مقصد امکانی
تو مرجع و پایانی　تو جانی و جانانی　ہم روحی و روحانی　تو زبدۂ انسانی
تو نیّر فارانی　تو ذرّہ عدنانی
تو مہبط قرآنی
تو خاتم ادیانی　ہاں دینی و ایمانی
اے آنکہ تو درمانی　ہر رنج و پریشانی　بنگر کہ مسلمانی　تورانی و ایرانی
ہم ہندی و افغانی　ہم مصری و سودانی　از نزغۂ شیطانی　وز جذبۂ حیوانی
وز دانش نفسانی　وز شورش عمرانی　یونانی[3] و رومانی　افرنجی و برطانی

---

۱ مانند حیران اور سراسیمہ و پریشان کے ۱۲　۲ حقیقت محمدیہ کے نزول و ظہور کے مدارج کا اظہار ایک خاص ترتیب سے ان مصرعوں میں کیا گیا ہے۔ ۱۲　۳ موجودہ زمانے کے تمام فتنوں کا سرچشمہ، مغرب کا شیطانی اور جاہلی حیوانی و نفسانی تمدن ہے۔ اور اس تمدن کی بنیاد روم و یونان کے قدیم تمدن پر قائم ہے۔ اسی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے ۱۲

در سکرت و حیرانی　　در ظلمۂ نادانی

در ورطۂ ظلمانی

در فتنہ و طغیانی　　فی البغی و عدوانی

اِں دست دعا بکشاد　　از ذروۂ اوادنیٰ[1]　　وزنتبۂ ما ادحیٰ[2]　　اے مرضی تو ترضیٰ[3]

اے ملت تو بیضاء　　فاللّیل لعتہ یغشیٰ[4]　　والکفرتہ استعلیٰ[5]　　ذاامتک الضعفیٰ[6]

فی سیطرۃ الاعداء[7]　　ان سہمک لایطغیٰ[8]

ورمیتک لایخطیٰ[9]

واللہ ہو الاعلیٰ[10]　　والحق فلا یُعلیٰ[11]

(الفرقان ۱۳۶۹ھ)

---

[1] اوادنیٰ سورۃ النجم کی آیت ثم دنی فتدلی فکان قاب قوسین اوادنی کی طرف تلمیح کی گئی ہے۔

[2] فاوحی الی عبدہ مااوحی۔ (یعنی جب اوادنیٰ کے مقام تک عروج ہوا تو اللہ نے اپنے بندے پر وحی کی جو کچھ بھی وحی کی) یہ بھی اسی سورۃ النجم کی آیت ہے۔ ۱۲

[3] سورۃ والضحیٰ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب کرکے ارشاد الٰہی ہوا ہے کہ ولسوف یعطیک ربک فترضیٰ (قریب ہے کہ تیرا رب تجھے اتنا دے کہ تو راضی ہو جائے) بلاشبہ اس آیت میں بڑی بشارتیں پنہاں ہیں۔ العالمین کی رحمت کی رضامندی کے حدود کو سوچئے اور سر دھنیے۔ ۱۲

[4] بس رات چھاگئی　　[5] اور کفر اونچا ہو گیا　　[6] یہ آپ کی کمزور ناتواں امت ہے۔ ۱۲

[7] دشمنوں کے قابو میں ہے۔　　[8] آپ کا تیر نشانہ سے ہٹ نہیں سکتا۔　　[9] اور آپ کے نشانہ کو غلط نہیں کہا جاسکتا۔　　[10] اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔　　[11] اور حق پر کوئی غالب نہیں آسکتا۔

۱۔ براہ کرم خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری کا حوالہ ضرور دیں ورنہ ادارہ تعمیل حکم سے قاصر ہوگا۔

۲۔ مدت خریداری ختم ہونے کی اطلاع دفتر سے ایک ماہ قبل دی جاتی ہے۔ بعض حضرات نہ تو جواب دیتے ہیں اور نہ وی پی وصول کرتے ہیں۔ اس سے ایک دینی ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

۳۔ الحق کی توسیع اشاعت ایک دینی خدمت ہے۔ قارئین اسطرف توجہ فرمادیں۔

۴۔ الحق کے مضامین شائع کرتے وقت الحق کا حوالہ ضرور دینا چاہیے۔

۵۔ الحق میں اشتہارات دیکر اجر دارین حاصل کریں۔

۶۔ سالانہ خریداری کیلئے ہندوستانی حضرات مولانا ازہر شاہ شاہ منزل دیوبند کو رقم بھیج کر دفتر الحق کو اطلاع دیں۔ پرچہ جاری کر دیا جائے گا۔